10001-اسلام میں خاندان کا کردار

سوال

اسلام خاندان کو کس نظر سے دیکھتا ہے ؟

مردوں ، عورتوں ، اور بچوں کا کیا کردار ہے ؟

پسندیدہ جواب

قبل اس کے ہم خاندان کی حفاظت و نظم میں اسلام کا کردار جانیں ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام سے قبل اور اس دور میں یورپ کے ہاں خاندان کی کیا حیثیت ہے ؟

قبل از اسلام خاندان ظلم و ستم پر مشتمل تھا ، جس میں صرف مردوں کو ہی ہر قسم کا شرف و شان و مرتبہ حاصل تھا یا دوسرے معنی میں ہم یہ کہہ سکتے کہ صرف مذکر کو ہی خاص حیثیت حاصل تھی ۔

عورت یا لڑکی ایک مظلوم اور ذلیل سی چیز تھی ، اس کی مثال یہ ہے کہ اگر مرد فوت ہوجاتا اور اپنے پیچھے اس نے بیوی چھوڑي ہوتی تو مرد کی دوسری بیوی کے بچے کو یہ حق حاصل تھا کہ وہ اس سے شادی کرلے اور اس پر اپنا حکم چلائے ، یا پھر اسے شادی کرنے سے ہی منع کردے ۔

اور وراثت کے حقدار صرف مرد ہی ہوتے تھے لیکن عورتوں اور چھوٹے بچوں کو کچھ بھی حاصل نہیں ہوتا تھا ، تو عورت چاہے وہ ماں ہو یا بیٹی ہر حالت میں اسے عار و ذلت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ، اس لیے کہ ہوسکتا ہے وہ قیدی بن جائے اپنے خاندان والوں کے لیے ذلت و عار کا باعث بن جائے تو اسی بنا پر آدمی اپنی بیٹی کو زندہ درگور کردیا کرتے تھے ۔

اللہ تبارک وتعالی نے اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا :

{ان میں سے جب کسی کو لڑکی ہونے کی خبر دی جائے تو اس کا چہرہ سیاہ ہوجاتا ہے اور دل ہی دل میں گھٹنے لگتا ہے ، اس بری خبر کی وجہ سے وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے سوچتا ہے کہ کیا اس ذلت کو ساتھ لئے ہوئے ہی رہے یا اسے مٹی میں دبا دے ، آہ وہ کیا ہی برے فیصلے کرتے ہیں ؟ } النحل (58) ۔

اور خاندان کا ایک بڑا مفہوم قبیلہ تھا جو کہ ایک دوسرے کی مدد و تعاون کی اساس پر قائم ہوتا چاہے وہ مدد و تعاون ظلم پر ہی ہو ، تو جب اسلام آیا تو یہ سب غلط اشیاء کو مٹا کر عدل وانصاف کرتے ہوئے ہر حقدار کو اس کا حق لے کر دیا حتی دودھ پیتے بچے کو بھی اس کا حق دلایا ، حتی کہ ساقط ہونے والے بچہ کو بھی یہ حق دیا کہ اس اس کی قدر کی جائے اور اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے ۔

اور آج کے موجودہ دور میں یورپ کے خاندان کو دیکھنے اور اس پر نظر دوڑانے والا اسے بالکل ٹوٹا پھوٹا اور جدا جدا ہوا چکے دیکھے گا والدین کو کسی قسم کوئی حق نہیں کہ وہ اولاد پر کنٹرول کرسکیں نہ تو فکری اور نہ ہی خلقی اعتبار سے ۔

یورپ میں بیٹے کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جہاں چاہے اور جو چاہے کرتا پھرے اسے کوئی روکنے والا نہیں ، اور بیٹی کو بھی یہ آزادی ہے کہ وہ جہاں اور جس کے ساتھ مرضی بیٹھے اور آزادی اور حقوق کی ادائیگی کے نام سے جس کے ساتھ سوتی رہے اور راتیں بسر کرتی پھرے تو پھر نتیجہ کیا ہوگا ؟

بکھرے خاندان ، شادی کے بغیر پیدا شدہ بچے ، اورماں باپ کا خیال رکھنے والا کوئی نہیں اور نہ ان کا کوئی غمخوار ہے ، کسی عقلمند نے کیا ہی خوب کہا ہے کہ :

آگر آپ ان لوگوں کی حقیقت کا جاننا چاہتے ہیں تو آپ جیلوں اور ہسپتالوں اور بوڑھے لوگوں کے گھروں میں جا کر دیکھے ، اولاد اپنے والدین کو صرف تہواروں اور کسی خاص فنکشنوں میں ہی ملتے ہیں اور وہیں ان کی ایک دوسرے سے پہچان ہوتی ہے ۔

توشاھد یہ ہے کہ غیر مسلموں کے ہاں خاندان ایک تباہ حالی کی حیثیت رکھتا تھا جب اسلام آیا تو اس نے خاندان کو اٹھا اور اسے استوار کرنے کا بہت زیادہ خیال رکھتے ہوئے اس ہر اس چیز سے حفاظت کی جو اس کے لیے نقصان دہ اور اذیت کا باعث بن سکے ۔

اور خاندان کو ایک دوسرے کے ساتھ ملانے کی حفاظت کرتے ہوئے اس کے ہر فرد کو اس کی زندگی میں اہم کردار بھی دیا جسے ادا کر کے ایک اچھا خاندان بن سکتا ہے ۔

اسلام نے عورت کو ماں ، بیٹی اور بہن کے روپ میں عزت دی :

ماں کے روپ میں اسے عزت دی اس کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کچھ اس طرح فرمان ہے :

ابو ھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آ کر کہنے لگا :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ کون مستحق ہے ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ، تیری ماں ۔

اس نے کہا اس کے بعد پھر کون ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : تیری ماں

اس نے کہا اس کے بعد پھر کون ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : تیری ماں

اس نے کہا کہ اس کے بعد پھر کون ؟

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : پھر تیرا باپ ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (5626) صحیح مسلم حدیث نمبر (2548)

بیٹی کے روپ میں اسلام نے اسے کچھ اس طرح عزت دی :

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرت ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

جس کی بھی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ، یا پھر دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ ان کی اچھی تربیت کی اور ان کے معاملات میں اللہ تعالی سے ڈرتا رہا وہ جنت میں جائے گا ۔ صحیح ابن حبان (2/ 190) ۔

بیوی کے روپ میں اسلام نے عورت کو کچھ اس طرح عزت سے نوازا :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

تم میں سب سے بہتر اور اچھا وہ شخص ہے جو اپنے گھر والوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتا ہے ، اور میں اپنے گھر والوں کے ساتھ تم سب میں سے بہتر برتاؤ کرتا ہوں ۔ سنن ترمذی حدیث نمبر (3895) امام ترمذی نے اسے حسن کہا ہے ۔

اسلام نے عورت کو وراثت وغیرہ سے اس کا حق دیا اور بہت معاملات میں اسے مردوں کی طرح حق دلوایا :

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

عورتیں مردوں کی طرح ہی ہیں ۔ سنن ابوداود حدیث نمبر (236) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح ابوداود (216) میں صحیح کہا ہے ۔

اسلام نے بیوی کے بارہ میں وصیت کی اور عورت کو خاوند کے اختیار میں بھی آزادی دی اور اس پر تربیت اولاد کی مسؤلیت کا ایک بڑا حصہ رکھا ۔

اسلام نے ماں اور باپ پر اولاد کی تربیت کے بارہ میں بہت بڑی مسؤلیت اور ذمہ داری رکھی ہے :

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(تم میں سے ہر ایک راعی (سربراہ) ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے متعلق سوال ہوگا ، امیر راعی ہے وہ اپنے ماتحتوں کے بارہ میں جواب دہ ہے ، اور آدمی آپنے گھر والوں پر سربراہ ہے وہ ان کے متعلق جواب دہ ہوگا ، عورت خاوند کے گھر پر راعیہ ہے اسے اس کے بارہ میں سوال ہوگا ، اور غلام اپنے مالک کے مال کا راعی ہے اسے اس کے بارہ میں سوال ہوگا ،)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا

صحیح بخاری حدیث نمبر (853) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829) ۔

اسلام نے والدین کے ادب واحترام اور ان کے فوتگی تک اطاعت کرنے اور ان کا خیال اور ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے :

اللہ سبحانہ وتعالی کا اسی سلسلہ میں کچھ اس طرح فرمان ہے :

{اور آپ کے رب نے صاف صاف یہ حکم دے رکھا ہے کہ تم اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کرنا اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا ، اگر تمہارے موجودگی میں ان میں سے ایک یا وہ دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے آگے اف تک نہ کہنا ، اور نہ انہیں ڈانٹ ڈپٹ کرنا بلکہ ان کے ساتھ ادب واحترام سے بات چیت کرنا} الاسراء (23) ۔

اسلام نے خاندان کی عزت وعفت اور پاکیزگی ونسب کی حفاظت کرتے ہوئے شادی کرنے پر ابھارا ہے اور مرد وعورت کے درمیان اختلاط اور میل جول کو منع کیا ہے ۔

اورخاندان کے ہر فرد کواس کا ایک اہم کردار دیا ماں باپ کے ذمہ اولاد کی تربیت اوراولاد کے ذمہ والدین کی سمع واطاعت، کرنے کا حکم دیا۔

اوروالدین کے حقوق کو محبت و تعظیم کے ساتھ محفوظ کیا اوراس کی سب سے بڑي دلیل وہ خاندانی تماسک اور میل جول ہے.جس کی شہادت ہر ایک حتی کہ دشمن بھی دیتے ہیں

واللہ اعلم.